o

گناہ کرتے رہے ہمیشہ کہ جیسے پردے رہیں گے رب سے
دلوں کے اندر گمان رکھے کہ سب چھپا ہی ہوا ہے سب سے

وصالِ نورِ خدا کی خواہش ہے میرے قلب و نظر کو ایسی
مزید ہمت نہیں بچی ہے، لگاؤ پیالے کو میرے لب سے

میں اپنے اندر پنپ رہا تھا، میں اپنے قالب میں ڈھل رہا تھا
ملا ہے اب نور کا خزانہ، تھا ایک مٹی کا ڈھیر کب سے

https://emad-ahmad.com/

تمام دن سخت راستوں پر چلا ہے ہمت سے سر اٹھا کر
کھلا ہے کیا راز تیرے دل پر، کہا تھا کیا تو نے اپنی شب سے

طلسمِ دنیا کے ٹوٹنے سے کھلا ہے اک در نئی جہت میں
میں مادہِ بے نشاں نہیں ہوں، یقین آنے لگا ہے تب سے

عجیب تر فیصلے کئے تھے، عظیم تر راستے ملے ہیں
تمہیں بتاؤں میں رمزِ ہستی، جیا ہوں کیسے انوکھے ڈھب سے

غموں کے رستوں کی منزلوں پر حسین جذبوں کا اک محل ہے
مری بھی امید بڑھ رہی ہے، عماد ہنسنے لگا ہے جب سے

https://emad-ahmad.com/